تقریر

برطانیہ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام

ہم بتاتے ہیں انہیں لجنہ اماء اللہ، ہے کیا
کیا ہیں اغراض و مقاصد، شان کیا رتبہ ہے کیا
زور پردے پر نمازوں پر ہے ہر گھڑی
ہے محاذِ دین پہ لجنہ، مستعد، چوکس کھڑی

پیاری بہنو! آج میری تقریر کا عنوان ہے **"برطانیہ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام"**

سامعات! برطانیہ میں لجنہ اماء اللہ کے قیام سے پہلے میں اپنے مضمون کی ابتداء اس مبارک دن سے کروں گی جس دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی حرم حضرت امۃ الحئیؒ کی تحریک پر لجنہ اماء اللہ جیسی عالمگیر تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اسی مبارک تحریک کا یہ شیریں ثمر ہے کہ احمدی مستورات کشاں کشاں ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی آج دنیا کی دیگر خواتین سے منفرد نظر آنے لگی ہیں۔

منفرد ہیں ہم ہماری منفرد تنظیم ہے
عورتوں کے واسطے جو باعثِ تکریم ہے

حاضرات! تاریخ لجنہ اماء اللہ میں 25 دسمبر کا دن بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ وہ بابرکت دن ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے احمدی مستورات کی تعلیمی اور تربیتی ضرورت اور ان کی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو بیدار کرنے اور عظیم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک تنظیم قائم کی۔ جو لجنہ اماء اللہ کہلائی۔ جس نے بعد میں ایک بین الاقوامی اور عالمی صورت اختیار کرلی۔ قادیان کی 14 ممبرات پہلے روز اس میں شامل ہوئیں لیکن بعد میں یہ تحریک پھیلتی گئی اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے امت مسلمہ کی خواتین میں یہ واحد تنظیم ہے جسے عالمگیر حیثیت حاصل ہے اور مجھے بھی اس بابرکت تنظیم کی ایک ادنیٰ ممبر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالِکَ

سلام اس پر کہ جس نے تیری قوت کو جگایا ہے
سلام اس پر کہ جس نے تیرے رتبے کو بڑھایا ہے

حاضرات! جماعت احمدیہ لندن کے 1949ء کے سالانہ اجتماع پر لجنہ اماء اللہ لندن کے قیام کا ریزولیشن پاس کیا گیا اور اسی کے مطابق **دسمبر 1949ء کو لجنہ اماء اللہ لندن کا قیام عمل میں آیا۔**

لجنہ اماء اللہ کا پہلا اجلاس بھی اسی دن محترم امام چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب کی موجودگی میں ہوا۔ اس اجلاس میں مجلس عاملہ لندن کا انتخاب بھی ہوا۔ محترم امام صاحب کی اہلیہ کلثوم باجوہ صاحبہ کو صدر لجنہ مقرر کیا گیا۔ نائب صدر اور سیکرٹری تعلیم اہلیہ محترمہ ڈاکٹر رمضان صاحب، جنرل سیکرٹری ایک انگریز خاتون محترمہ جنت ویلز صاحبہ، سوشل ورکر ایک انگریز خاتون محترمہ حمیدہ سٹیڈ فورڈ صاحبہ اور سیکرٹری مال محترمہ لسٹن ایک انگریز خاتون کا انتخاب ہوا۔ مہینے میں ایک بار اجلاس کا آغاز ہوا جو 61 میلروز روڈ میں ہوتا۔

سامعات! اس وقت سارا برطانیہ ایک ہی حلقہ تھا۔ گنی چنی ممبرات تھیں جن کی کل تعداد 11 تھی۔ گو لجنہ کی تعداد مختصر تھی مگر کام کرنے کا جذبہ بھرپور تھا۔ ایک دو مرتبہ مینا بازار کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں لجنہ خود ہی چیزیں بنا کر لاتیں، ان کی فروخت سے جو آمد ہوتی اس سے مختلف اخراجات پورے کئے جاتے۔ ایک دفعہ وسیع پیمانے پر دعوت دی گئی جس میں بہت سی غیر مسلم خواتین کو بلایا گیا۔ شہزادی الزبتھ (موجودہ کنگ چارلس دی تھرڈ کی والدہ) کی تاجپوشی کی تقریب پر قرآن کریم انگریزی کی پہلی جلد صدر لجنہ محترمہ کلثوم باجوہ صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی طرف سے ملکہ برطانیہ کو تحفتاً بھجوائی۔ ملکہ نے اپنے دستخطوں سے شکریہ ادا کیا اور لکھا کہ وہ خواتین جماعت احمدیہ کے اس تحفہ کے انتخاب کو سراہتی ہیں۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ حصہ دوم صفحہ 140-141)

صدر کلثوم باجوہ صاحبہ کے واپس پاکستان پر لجنہ کی تنظیم فعال نہ رہ سکی اور ان ناموافق حالات کے باعث لجنہ کا کام کچھ عرصہ فعال نہ رہ سکا۔

کچھ سالوں بعد اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر اپنا فضل فرمایا اور 1957ء میں لجنہ کا احیائے نو عمل میں آیا۔ متفقہ طور پر محترمہ سارہ نسیم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد نسیم صاحب لندن کو صدر منتخب کیا گیا۔ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت حامد خان صاحب کو جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تعلیم اور علیمہ ہیل ایک انگریز خاتون کو سیکرٹری مال منتخب کیا گیا۔ اس وقت لجنہ کی تعداد 39 تھی۔

15 دسمبر 1957ء کو لجنہ اماء اللہ کی میٹنگ میں صدر صاحبہ نے نئے سال کا پروگرام مرتب کیا۔ مسز سارہ نسیم صاحبہ کے ساتھ تین سال مسز اشرف نے لجنہ کا کام بڑے ذوق و شوق اور محنت سے کیا۔ صدر لجنہ نے مکرم امام صاحب اور اُن کی بیگم کے ہمراہ تمام ممبرات کے گھروں میں جا کر لجنہ ممبرات کا دورہ کیا جس پر سب بہنوں نے انہیں تعاون کا یقین دلایا۔

فروری 1958ء میں سات طالبات لیڈی مارگریٹ سیٹیلمنٹ آف آکسفورڈ یونیورسٹی سے تشریف لائیں۔ امام صاحب سے عورتوں کے موضوع پر تقریر کی اس موقع پر اُن کی لیڈر نے صدر لجنہ کا شکریہ ادا کیا اور انہیں اپنے گھر مدعو کیا۔

(الفضل 16 جولائی 1958ء)

جنوری 1958ء میں ہر ایکسیلینسی بیگم اکرام اللہ کو لجنہ اماء اللہ لندن نے مدعو کیا جس میں منیرہ اشرف نے اسلام میں عورت کے مقام پر اور مس عینی نسیم نے اسلام کے تعارف پر تقاریر کیں۔ ممبرات نے اس موقع پر ایک نمائش کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔ اس تقریب میں lady Simslead میئر آف وانڈر ورتھ بھی مدعو تھیں۔ بیگم اکرام اللہ نے صدر لجنہ اور ممبرات کو مبارکباد دی کہ انہوں نے مشرق اور مغرب کے ملاپ کو غیر مسلم خاتون تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع پیدا کیا۔ اس پر انہوں نے جماعت احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

مارچ میں لجنہ ممبرات کا ایک گروپ لیڈی مارگریٹ سکول کی دعوت پر وہاں گیا۔ منیرہ اشرف بنت چوہدری اشرف صاحب نے روزہ کی اہمیت پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت از روئے قرآن مجید کے موضوع پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

1960ء میں صدر صاحبہ سارہ نسیم صاحبہ کے پاکستان واپس جانے پر لجنہ کا تیسرا انتخاب عمل میں آیا تو محترمہ امۃ الحفیظ سلام صاحبہ خدا کے فضل سے صدر منتخب ہوئیں۔ اگرچہ شروع میں ممبرات کی تعداد بہت کم تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک خاص طور پر پاکستان اور افریقہ سے بہت سے خاندان نقل مکانی کرکے برطانیہ میں آچکے تھے۔ اس لئے ماشاء اللہ اجلاسوں میں بہت رونق ہوتی اور ہماری وطن سے دوری اداسی بھی کم ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور صدرات کی کوششوں سے لندن میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کافی آگہی پا چکی تھی۔

سامعات! شروع میں لجنہ برطانیہ ہی لجنہ لندن ہوتی تھی لیکن پھر 24 مارچ 1977ء میں جب لجنہ برطانیہ کو مرکزی حیثیت دی گئی اور لجنہ لندن الگ کر دی گئی تو محترمہ سارہ رحمٰن صاحبہ لجنہ لندن کی پہلی صدر مقرر ہوئیں۔ مسز سلام نے اپنے دور میں لجنہ کے تمام شعبہ جات کو منظم کیا۔ سیکرٹریاں مقرر کیں۔ تعلیم و تربیت کے لیے نصاب مقرر کر کے بھجوائے جاتے رہے۔ نوجوان بچیوں کے لیے ینگ لجنہ کے نام سے اجلاسات شروع ہوئے جس میں ندائے حمید بہری صاحبہ مرحومہ اور ثریا صادق صاحبہ کو خدمت کی بہت توفیق ملی۔ علمائے سلسلہ کی تقاریر بھی کراوئی جاتیں۔ اسی طرح لجنہ ریویو، الصدیقہ، صدف اور کوکب کے نام سے رسالہ جات بھی شائع ہوتے رہے۔ ممبرات کی صحت و جسمانی کی طرف توجہ دیتے ہوئے کھیلیں بھی ہوتیں اور ادبی مشاعروں کا انعقاد بھی ہوتا رہا۔

پیاری بہنو! اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 21 اگست 1988ء کو لجنہ اماء اللہ برطانیہ کو اپنے دفاتر کا سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق دی۔ لجنہ یو کے کی ممبرات کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور تشکر کے جذبات سے لبریز ہیں۔ اسی طرح ہم پیارے آقا حضرت جماعت احمدیہ کی بے حد ممنون ہیں جنہوں نے ازراہ شفقت نہ صرف ہمیں دفاتر بنانے کے لیے اسلام آباد میں جگہ عطا فرمائی بلکہ اخراجات کا ایک بڑا حصہ جماعت کے حصہ میں ڈالا اور پھر خود بنفس نفیس تشریف لا کر دفاتر کا سنگ بنیاد رکھا۔ 19 اگست سے اسلام آباد میں سمر اسکول فار گرلز شروع ہو چکا تھا۔ اس لیے برطانیہ کی تمام جماعتوں کی بچیاں وہاں جمع تھیں۔ یو کے کی تمام لجنات کو بھی اس کی اطلاع دے دی گئی تھی۔ اسی طرح یو کے کی عاملہ بھی موجود تھی۔ حضورؒ سوا گیارہ بجے اپنی حرم محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ مرحومہ اور امیر جماعت احمدیہ برطانیہ محترم آفتاب احمد خان مرحوم کے ہمراہ تشریف لائے۔ حضورؒ نے اینٹ کو ہاتھ میں پکڑ کر دعا کی اور پھر اپنے دست مبارک سے پہلی اینٹ رکھی۔ اس کے بعد حضورؒ خود نام پکارتے جاتے اور ساتھ ہی یہ بتاتے جاتے کہ کون کس کی نمائندگی کر رہا ہے۔ سنگ بنیاد رکھنے کے بعد حضورؒ نے اجتماعی دعا کروائی۔ حضورؒ کی خدمت میں اس کے بعد مٹھائی پیش کی گئی اور باقی تمام مٹھائی حاضرین میں بانٹ دی گئی۔ اس طرح یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس کی تکمیل 1997ء میں ہوئی۔ حضورؒ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر اس کا معائنہ فرمایا اور دعا کی۔ آج کل یہ بلاک لجنہ اماء اللہ کا گیسٹ ہاؤس ہے۔ 6 دسمبر 1988ء میں حضرت اقدسؒ کے ارشاد کی تعمیل میں کہ تمام ذیلی تنظیمیں اپنے اپنے آفس بنائیں۔ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ برطانیہ کو گریسن ہال روڈ پر اپنا آفس اور گیسٹ ہاؤس خریدنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ

پیاری بہنو! اس کے علاوہ کئی دوسرے ضروری امور ہیں جن کا ذکر میں بہت مختصر اً کروں گی۔

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا بینک اکاؤنٹ کھولا گیا، شعبہ مال میں وصولی کے لیے باقاعدہ چندہ جات کی رسیدیں تیار کی گئیں۔

لجنہ اماء اللہ لندن 7 حلقہ جات میں تقسیم تھیں، ان تمام حلقہ جات کو باقاعدہ لجنات کا مقام دیا گیا اور ان پر صدرات مقرر کی گئیں۔ لجنات کو ریجنز میں تقسیم کیا گیا اور ان پر ریجنل صدرات مقرر کی گئیں۔

جب 1992ء میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو MTA کی نعمت سے نوازا تو ممبرات لجنہ کے لیے خدمت دین کے اور بہت سے دروازے کھل گئے۔ شعبہ سمعی و بصری کی مصروفیات میں اضافہ ہوا۔ لجنہ کی ممبرات کو مختلف پروگراموں میں شرکت کی توفیق ملی۔

ان تمام امور کے ساتھ ساتھ اس دور میں ایک عظیم الشان پروگرام جماعت احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات تھیں جس میں بیت الفضل کو رنگین قمقموں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ 22 مارچ 1989ء جو پہلی صدی کا آخری دن تھا، اس روز اللہ کے فضل سے اکثر ممبرات لجنہ نے روزہ رکھا۔ نماز تہجد میں تضرع کے ساتھ دعائیں کیں۔ مسجد فضل کے دروازے کے سامنے لوائے احمدیت اور برطانوی پرچم لہرانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انورؒ نے لوائے احمدیت لہرایا جس پر نعرہ تکبیر اور احمدیت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے گئے۔ اس مبارک موقع پر اسلام آباد ٹلفورڈ کی رونق بھی قابل دید تھی۔ لجنہ کی مارکی جھنڈیوں، بینرز اور نہایت خوبصورت کرنوں اور قمقموں سے سجائی گئی تھی۔ جمعہ کی نماز کے بعد اسلام آباد کے گراؤنڈ میں حضورؒ نے لوائے احمدیت اور برطانیہ کے جھنڈے کی پرچم کشائی کی جسے خواتین کو بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ حضورؒ کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ حضورؒ خواتین کی مارکی میں تشریف لائے جہاں ناصرات نے ترانہ پڑھا جسے حضورؒ بڑی شفقت سے کھڑے سماعت فرماتے رہے۔ اس روز خواتین اور بچیوں کی حاضری تقریباً 1800 کے قریب تھی۔

(سلسلہ احمدیہ جلد چہارم 1982.2003ء صفحات 623-625-633-634)

سامعات! اکتوبر 1997ء میں حسب سابق لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی نیشنل صدر کا انتخاب ہوا۔ اس کے بعد حضورؒ نے محترمہ قانتہ راشد صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کو دو سال (1997ء تا 1999ء) کے لیے برطانیہ کی نیشنل صدر نامزد فرمایا۔ اس موقع پر حضورؒ نے لجنہ کے گزشتہ طریق کار میں بھی کچھ نئی تبدیلیاں کرنے کے سلسلہ میں چند ہدایات دیں۔

• نیشنل مجلس عاملہ کے ہر شعبہ میں نوجوان بچیوں کو بطور نائبہ سیکرٹری شامل کیا جائے۔

• شعبہ تبلیغ کے تحت ہر لوکل جماعت میں تبلیغ ٹیم بنائی جائے جس کا کام ہر ممبر سے رابطہ کرنا اور ان سے تبلیغ کی رپورٹ لینا ہے۔ نیز پورے ملک میں تبلیغ کے تحت 5 ممبرات مقرر کی جائیں جنہیں نائبہ کا مقام دیا جائے جن کا کام ہر لوکل جماعت کے کام کی نگرانی کرنا اور ان سے رپورٹ لینا تھا اور پھر وہ ہر رپورٹ سینٹرل نائبہ کو دی جاتی۔

• افریقن خواتین کو سب کاموں میں آگے لایا جائے۔

• 22 نومبر 1997ء کو حضورؒ نے پندرہ دن کے اندر اندر ایک تبلیغی سیمینار منعقد کرنے کی ہدایت فرمائی نیز فرمایا کہ یہ سیمینار ہر سال ہوا کرے گا۔ 1998ء سے اس کو ریفریشر کورس کا نام دے دیا گیا جو اب تک جاری ہے۔ پہلے روز حضورؒ تشریف لائے اور کام میں تیزی اور بہتری لانے کے بارہ میں خطاب فرمایا اور رہنمائی فرمائی اور دوسرے دن اختتامی خطاب سے بھی نوازا۔

• ایک اہم تبدیلی جو 1997ء میں کی گئی کہ رپورٹ تیار کرنے کا طریق بدلنے کی ہدایت فرمائی یعنی کہ رپورٹ لمبی نہ ہو بلکہ چاہیے کہ مختصر ہو اور اس میں اعداد و شمار دیئے جائیں۔ چنانچہ اس کے مطابق رپورٹ فارم تیار کیے گئے نیز ہر رپورٹ میں گزشتہ رپورٹ کے اعداد و شمار کے موازنہ کا کالم بھی موجود تھا۔

پیاری بہنو! اب میں کچھ ایسے کاموں کا ذکر کرتی ہوں جن کی ابتداء 1997ء تا 2003ء میں ہوا۔ اس دوران جلسہ سالانہ میں خواتین کے سیشن کی ابتداء ہوئی۔ ایک گھنٹہ خواتین کے لئے مختص تھا جس میں تلاوت قرآن کریم اس کا اردو اور انگلش ترجمہ، ایک انگریزی اور ایک اردو تقریر اور ایک نظم ہوتی۔ برطانیہ میں پہلی بار معاونہ صدر کے عہدہ کی ابتداء ہوئی۔ حضورؒ کے ارشاد کے مطابق 1997ء سے ماہانہ نیشنل عاملہ میٹنگ اردو کی بجائے انگلش میں ہونی لازمی ہوگئی اور اسی طرح ریفریشر کورس کی کارروائی بھی انگلش میں عمل میں لانی شروع کی۔ سالانہ اجتماع میں پہلا دن ناصرات کا ہوتا جبکہ دوسرا دن لجنہ کا لیکن حضورؒ کے ارشاد پر 2003ء کا اجتماع پہلی بار دونوں دن لجنہ اور ناصرات کا بیک وقت ہوا اور اس کے لیے طاہر ہال کے علاوہ ناصر ہال، نور ہال اور آفتاب خان لائبریری استعمال کی گئی۔

سامعات! حسبِ دستور 2003ء میں لجنہ برطانیہ کی صدر کا ایک بار پھر انتخاب عمل میں آیا اور محترمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ کو صدر منتخب کیا گیا۔ آپ کو ایک سال بعد ہی اپنی کچھ مجبوریوں کی وجہ سے واپس پاکستان جانا پڑا، چنانچہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ شمائلہ ناگی صاحبہ کو لجنہ برطانیہ کی قائم مقام صدر نامزد فرمایا۔ بعد ازاں آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2005ء میں آپ کو برطانیہ لجنہ کی صدر مقرر فرمایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسجد المہدی بریڈفورڈ اور مسجد خدیجہ برلن کے لئے چندہ جات جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

2011ء میں محترمہ ناصرہ رحمٰن صاحبہ صدر لجنہ منتخب کی گئیں۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نئی ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔ حضور انور کے ارشاد پر افریقہ میں ایک ماڈل village بنانے کی تحریک میں لجنہ نے 75،000 پونڈ سے زائد چندہ جمع کرنے کی توفیق پائی۔

2017ء کی مجلس شوریٰ میں ہماری موجودہ صدر ڈاکٹر فریحہ خان صاحبہ صدر لجنہ منتخب ہوئیں۔ آپ کے دور میں:

لجنہ برطانیہ کو ٹلفورڈ میں نیا گیسٹ ہاؤس اور فارنہم میں لجنہ کا نیا آفس خریدنے کی توفیق ملی۔

چندہ جات کی ادائیگی کی سہولت کے لئے آن لائن Chanda portal کا انعقاد ہوا۔

سیرالیون اور آئیوری کوسٹ کے نئے ہسپتال کے ملحقہ میٹرنٹی ہسپتال کی عمارت کی تعمیر اور اُس کے ہر طرح کے اخراجات برداشت کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق دے رہا ہے۔

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر لجنہ اماء اللہ کے صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر برطانیہ میں 100،000 درخت لگانے کی سکیم کو فروغ دیا گیا۔

جگہ کی کمی کی وجہ سے لجنہ کی کوئی باقاعدہ لائبریری نہیں تھی۔ 2003ء میں بیت الفتوح میں باقی دونوں تنظیموں کی طرح لجنہ برطانیہ کو دو کمرے دیئے گئے تو اس میں ایک کمرہ بطور دفتر تیار کیا گیا اور دوسرے کو ایک باقاعدہ لائبریری کی شکل دی گئی۔

جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کافی سالوں سے لجنہ اور ناصرات کی تربیتی کلاس نہ ہو سکی تھی۔ 2003ء میں مسجد بیت الفتوح کی ملحقہ بلڈنگ اور ہالز کی تعمیر کی وجہ سے یہ صورت ممکن ہو گئی۔
آئر لینڈ کا ملک جماعتی لحاظ سے برطانیہ کے انڈر تھا چنانچہ وہاں جا کر لجنہ قائم کی گئی اور اس کے دو ریجنز بنائے گئے۔ ایک ڈبلن اور اس کے ارد گرد کا علاقہ اور دوسرا گالوے اور اس کے ارد گرد کا علاقہ۔

• حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیشنل نیز لوکل جماعتوں میں ایک نئے شعبہ یعنی سیکرٹری نو مبائعات کا شعبہ قائم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ نیشنل عاملہ نے سیکرٹری نو مبائعات کا نام تجویز کر کے منظوری لے لی۔ ایک ماہ کے اندر اندر نو مبائعات کی دو روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد بھی ہوا۔
• حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوکل اور نیشنل جماعتوں میں ایک نئے شعبہ امور طالبات قائم کرنے کا ارشاد فرمایا۔
• لجنہ اماء اللہ برطانیہ کو ایک رجسٹرڈ چیریٹی کی حیثیت کے حقوق حاصل ہوئے۔

پیاری بہنو! وہ کمزور سا پودا جو 1949ء میں برطانیہ میں صرف 11 کمزور ممبرات نے لگایا تھا آج محض اللہ کے فضل سے اور خلافت کی برکات سے ایک تناور درخت بن چکا ہے جس کی مضبوط 15 شاخیں (ریجنز) برطانیہ کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان موٹی شاخوں میں لگی ہوئی 145 چھوٹی شاخیں (مجالس) ہیں جو ہر دم خلیفۂ وقت اور اپنے تناور درخت کی ہدایات کی منتظر رہتی ہیں اور ان ہدایات کو پروان چڑھانے کے لیے اپنے 13,335 (تجنید) چھوٹے بڑے پھولوں سے برطانیہ کے کونے کونے میں مہک پہنچاتی ہیں۔

عہد لیکن ایک ہے، پیمان لیکن ایک ہے
مختلف ہیں جسم گرچہ جان لیکن ایک ہے

پیاری بہنو! اب جبکہ میں اپنی تقریر کو تکمیل کی طرف لے جا رہی ہوں کیا کبھی بھی ہم اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کو فراموش کر سکتے ہیں؟ اور شکر گزاری کا حق ادا کر سکتے ہیں؟ کبھی نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں اسلام اور احمدیت جیسی نعمت عطا کی اور پھر برکات خلافت سے ہمیں جوڑے رکھا اور ہمیں لجنہ اماء اللہ جیسی تنظیم عطا کی جس نے ہماری دینی اور دنیاوی صلاحیتوں کو اجاگر کیا تا ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنا سیکھیں۔

الغرض لجنہ اماء اللہ عجب تنظیم ہے
دین دنیا پر مقدم ہو یہی تعلیم ہے

طالب دعا
(سیّدہ ثریا صادق۔ لندن)

✿✿✿✿